مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی

خطبۂ جلسۂ تقسیم اسناد

از

عزت مآب عالی جناب ارجن سنگھ

مرکزی وزیر برائے فروغ انسانی وسائل

دوسرا جلسۂ تقسیم اسناد

ہفتہ، 16 جون 2007ء

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی

کے دوسرے جلسہ تقسیم اسناد

16 جون 2007 کے موقعے پر

عزت مآب عالی جناب ارجن سنگھ

مرکزی وزیر برائے فروغ انسانی وسائل کا خطاب

پروفیسر عبید صدیقی، معزز چانسلر مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، پروفیسر اے۔آر۔قدوائی، معزز گورنر ہریانہ، پروفیسر شمس الرحمٰن فاروقی، نائب صدر نشین قومی کونسل برائے فروغ اُردو زبان، پروفیسر اے ایم پٹھان، وائس چانسلر، اراکین اگزیکیٹو کونسل، اکیڈمک کونسل، یونیورسٹی کے اساتذہ اور اسٹاف، اعلیٰ مرتبت مہمانان، والدین اور میرے عزیز طلبا و طالبات!

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کے دوسرے جلسہ تقسیم اسناد کے موقع پر آج آپ کے درمیان موجود رہنا اور خطبہ جلسہ تقسیم اسناد پیش کرنا میرے لیے افتخار، مسرت اور اطمینان کا باعث ہے۔ میں اس حقیقت پر فخر محسوس کرتا ہوں کہ یہ ادارہ از اول تا

آخر جمہوریت کی علامت ہے۔ 1998 میں اس کے قیام کے بعد سے اس کے کارناموں اور ترقی سے میں خوش ہوں اور ایک تصور اور خواب کو کامیابی کے ساتھ شرمندہ تعبیر کرنے پر اطمینان کا اظہار کرتا ہوں۔ مجھے زائد ذاتی اطمینان کے طور پر یہ اس لیے بھی یاد ہے کہ اس ادارے کا تصور میں نے وزارت فروغ انسانی وسائل کے اپنے سابقہ دور میں کیا تھا' اور اس لیے بھی کہ یہ ایک ایسا عمل تھا جو سرتاسر جمہوریت کے حقیقی جذبے سے مملو تھا' جس پر ہم سبھی ہندوستانی جائز طور پر فخر کرتے ہیں۔

اُردو یونیورسٹی کے تصور اور فلسفے کو ہماری سماجی پیش رفت کے پس منظر اور آج کے عالمی تناظر میں جانچنے کا یہ مناسب موقع ہے۔ تعلیم کو' ہندوستان کے سماجی اور لسانی تنوع کو ملحوظ رکھتے ہوئے سماجی طور پر بااختیار بنانے کا کردار ادا کرنا ہے۔ شہری اور انگریزی مرکوز ارتقا ایک ایسا بے نتیجہ اور محدود ماڈل ہے جس سے ہندوستانی روح کو نقصان پہنچتا ہے۔ حالیہ رپورٹوں نے اُردو بولنے والوں کے سماجی اور معاشی پچھڑے پن کو واضح کر دیا ہے' جو یہ سمجھتے ہیں کہ اُن کی زبان جدید اعلیٰ تعلیم کی راہ میں ایک رکاوٹ ہے۔ میں دل سے اس بات کی تمنا کرتا ہوں کہ یونیورسٹی سماجی اور معاشی ارتقا کے لیے اس رکاوٹ کو ایک پُل میں تبدیل کرنے میں مصروف کار رہے گی۔ یہ حیثیت اسی وقت اچھی طرح تسلیم کی جائے گی جب کہ زبان کو جدید تعلیم کے ساتھ اختراعی اور عملی طرز میں جوڑ دیا جائے اور مزید یہ کہ زبان کو روزگار کے ساتھ منسلک کر

دیا جائے۔ اس تناظر میں یہ بات بھی محسوس کی جا سکتی ہے کہ دنیا کے بعض بڑے اور زبردست بازار مثلاً چین، مشرق بعید، روس یا مشرقی یورپ کے ممالک کے پاس بھی غیر انگریزی داں بہترین تربیت یافتہ اور تکنیکی تعلیم سے آراستہ افراد کار موجود ہیں۔ ہندوستان کی حقیقی ترقی ممکن نہیں ہے اگر وہ محض محدود انگریزی طرز کے شہری نمونہ پر مبنی ہو۔ تمام افراد کار کو کثیر تعداد میں موجود زبانوں اور تہذیبوں سے استفادہ کرنا چاہئے جو ملک کے لیے اُسی طرح وسیع پیمانے پر اور مختلف النوع انداز میں اپنا کردار ادا کرتی ہیں جس طرح ہم کرتے ہیں۔

آج ہمارے پیش نظر ہندوستانی زبانوں میں جدید تعلیم کی فراہمی اور زبان کی یونیورسٹیوں کو با اختیار بنانا سب سے بڑا چیلنج ہے۔ یہ غور طلب امر ہے کہ مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی نے اپنی سرگرمیوں کو ہمہ جہت بنا کر اور اُردو ذریعہ تعلیم سے ایک مستحکم تعلیمی بنیاد تشکیل دینے کا آغاز کر کے اس چیلنج کا مثبت جواب دیا ہے۔ یہ اس حقیقت سے واضح ہے کہ اس یونیورسٹی نے اپنے قیام کے ایک دہے کے اندر کیمپس کے ساتھ ساتھ فاصلاتی تعلیم، تکنیکی اور پیشہ ورانہ تعلیم اور اسکولی تعلیم میں قابل لحاظ ترقی کی ہے۔ اس نے کلی طرز کو اپنانے کی جدوجہد کی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ ایسے مسائل پر توجہ مرکوز کی جائے جو اس ملک میں اُردو بولنے والے افراد کی ترقی اور فروغ پر راست اثر انداز ہوتے ہیں۔

میں ان سبھی شعبوں میں ترقی اوراس حقیقت کومحسوس کرتے ہوئے نہایت خوش ہوں کہ آج یونیورسٹی میں اس کے فاصلاتی تعلیم کے پروگراموں میں داخل طلبا کی تعداد 65 ہزار سے زائد ہےاوراس کے پاس ملک بھر میں پھیلے ہوئے 100 سے زائد اسٹڈی سنٹرس کا نٹ ورک موجود ہے۔ اپنے کئی ''اولین'' کارناموں میں یونیورسٹی اس حقیقت کا بھی فخر سے دعویٰ کرسکتی ہے کہ اس نے نہایت متنوع انداز میں برسرکاراساتذہ کے لیے اُردو ذریعہ تعلیم سے فاصلاتی طرز تعلیم میں IGNOU کے ساتھ بی ایڈ پروگرام میں اشتراک کیا تھا۔ یہ کورس ملک کے اُردو ذریعہ تعلیم سے وابستہ ان ہزاروں اساتذہ کے لیے نہایت ہی مفید ثابت ہوا جنہیں آج اس بات کا موقع حاصل ہے کہ وہ اُردو ذریعہ تعلیم کے ساتھ اپنے تدریسی طریقوں اور مہارتوں میں معیاری اور آسان انداز میں بہتری پیدا کرسکیں۔ یہ ایک ایسا موقع ہے جو آج تک کبھی حاصل نہیں ہوا تھا۔ یہ ایک ایسا ذریعہ بھی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے اُردو ذریعہ تعلیم کے اسکولوں میں تدریس واکتساب کے عمل میں معیار اور مسابقت پیدا کی جا سکے۔

حکومت ہند نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی' جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی اور اس یونیورسٹی میں اُردو اساتذہ کے پیشہ ورانہ فروغ کے لیے مراکز قائم کرنے کا فیصلہ کرکے اہم اقدام کیا ہے۔ اس کے علاوہ حکومت نے مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی

کی جانب سے کیندریہ ودیالیہ کی طرز پر اُردو ماڈل اسکولوں کے قیام کی تجویز کی بھی تائید کی ہے۔ اُردو ذریعہ تعلیم کے معیار میں اضافہ کرنے والے ان اقدامات کے ساتھ ساتھ یونیورسٹی ٹیلی ویژن کے ذریعہ اُردو زبان کے فروغ کی مخلصانہ کوشش کررہی ہے۔ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے مرکز برائے تدریسی ذرائع ابلاغ کے قیام کے لیے 7 کروڑ روپے مختص کیے ہیں۔ میرے خیال میں یہ اُردو زبان اور اُردو ذریعہ تعلیم کے فروغ کی جانب ایک اہم قدم ہے۔

ایک اور پہلو جس پر یونیورسٹی نے مناسب توجہ مرکوز کی ہے وہ کیمپس تعلیم اور تحقیق ہے۔ ماس کمیونی کیشن و جرنلزم، بزنس مینجمنٹ، ویمن اسٹڈیز، سوشل ورک اور انفارمیشن ٹکنالوجی کے کورسز فراہم کرنے والے شعبہ جات کا قیام بھی زبردست اقدامات ہیں۔ اُردو میں ان تمام کورسز کی تعلیم اور امتحانات کا اہتمام نہایت قابل اطمینان بات ہے۔ خصوصیت سے اس پس منظر میں کہ اس یونیورسٹی نے دورِ جامعہ عثمانیہ کے پانچ دہوں کے بعد اُردو زبان میں عصری تعلیم کے تصور کا احیا کیا ہے۔ یونیورسٹی میں نو قائم شدہ اکیڈمک اسٹاف کالج سے بھی اس امر کی توقع ہے کہ وہ ریفریشر اور اورینٹیشن پروگراموں کے ذریعہ اساتذہ کو بااختیار بنانے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ ایک اور نو قائم شدہ ''سنٹر فار اسٹڈی آف سوشل ایکسکلیوژن اینڈ انکلیوژیو پالیسی'' ان روابط کا مطالعہ کرنے میں سہولت فراہم کرے گا جو مختلف زبانوں کے

درمیان رسائی اور عوام کے ذریعہ مواقع کے حصول میں پائے جاتے ہیں۔

ہماری یہ کوشش ہونی چاہیے کہ اُردو اور عصری تعلیم میں ہم آہنگی کے اس عمل کو اس طرح دیکھیں کہ جدید تکنالوجی برصغیر ہند کے لطیف ترین افکار اور فلسفوں سے مربوط ہوئی ہے۔ یہ عمل اُردو کے ذریعہ تعمیر کردہ ذہن' اس زبان سے فروغ پانے والے خیالات اور اس ذہن کے تخلیق کردہ افکار کے ذریعہ مزید مستحکم ہوگا۔ دنیا کی جمہوریتوں کا مستقبل شمولیت ہی میں مضمر ہے نہ کہ محدود بیرونی شراکت داری میں۔

میں اپنے ان نوجوان دوستوں سے کہنا چاہتا ہوں' جنہیں آج مختلف سندیں دی گئی ہیں کہ آپ ایک نئی دُنیا میں داخل ہو رہے ہیں۔ اس میں چیلنجز ہیں لیکن عظیم مواقع بھی ہیں۔ ایسے ماحول میں کامیابی کے لیے آپ کو خواب دیکھنا اور تمنا کرنا چاہیے۔ ہماری عظیم قوم کا مستقبل آپ کے ہاتھوں میں ہے اور آپ کی سخت محنت پر منحصر ہے۔ میری نیک تمنائیں آپ سب کے ساتھ ہیں۔

شکریہ۔